اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

خطبہ نمبر ۱۸

الفضل

روزنامہ

ایڈیٹر غلام نبی

دارالامان قادیان

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

نمبر ۱۴۸	مطابق ۳۰ جون ۱۹۳۹ء	یوم جمعہ	۱۲ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ	جلد ۲۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَن پڑھ علم حاصل کرنے کی کوشش کریں

اور

پڑھے ہوئے دوسروں کو پڑھائیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۲۳ جون ۱۹۳۹ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

مجھے کچھ عرصہ سے

نقرس کی تکلیف

ہے جس کی وجہ سے میں پچھلا جمعہ نہیں پڑھا سکا تھا۔ اور دل میں یہ خواہش تھی۔ کہ یہ جمعہ خود پڑھاؤں۔ اسی لئے دو دن پہلے میں نے باہر نکلنا شروع کر دیا تھا۔ کیونکہ بعض دفعہ جب نقرس کے دورے کا آخر ہوتا ہے۔ تو آہستہ چلنے پھرنے سے فائدہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ دو سال ہوئے۔ جب مجھے اس درد کا پہلا دورہ ہوا۔ تو اس وقت آخری حصہ دورہ میں چلنے پھرنے سے مجھے آرام آ گیا تھا۔ مگر اس دفعہ یا تو کوئی بدپرہیزی ہو گئی۔ یا یہ دورے کا آخری حصہ نہیں تھا۔ کہ دو دن باہر نکلنے کے سبب سے کل شام کو پھر مجھے نقرس کی تکلیف ہو گئی۔ ورم بھی ہو گیا۔ اور بخار بھی شروع ہو گیا۔ مگر چونکہ میں نے یہ تکلیف جمعہ کے لئے ہی اٹھائی تھی۔ اس لئے میں نے اپنے دل میں کہا۔ کہ اب مجھے اس کا بدلہ لے لینا چاہیئے۔ اور باوجود تکلیف کے جمعہ خود ہی پڑھانا چاہیئے۔ بعد میں جو ہو گا۔ دیکھا جائے گا۔

میں اس وجہ سے کہ ورم کی وجہ سے زیادہ دیر کھڑا نہیں ہو سکتا اور اس وجہ سے بھی۔ کہ درد کی وجہ سے میں اپنی توجہ پوری طرح قائم نہیں رکھ سکتا۔ اختصار کے ساتھ ایک ایسے امر کی طرف جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جس کے متعلق

قادیان کی جماعت

کوشش کر رہی ہے۔ اور جس کے نمونہ کو دیکھتے ہوئے باہر کی جماعتوں نے ابھی کوشش کرنی ہے۔ اور وہ تعلیم عامہ کا سوال ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعلیم کو اتنا ضروری قرار دیا ہے کہ مکہ کے لوگ جن میں پڑھنا لکھنا عیب سمجھا جاتا تھا۔ انہیں بھی آپ نے آہستہ آہستہ تعلیم کی طرف متوجہ کر دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

هوالشافی

تریاق چشم (ممیرہ والہ) رجسٹرڈ

سرکاری اعلیٰ افسران سے بڑھ کر اور کیا شہادت ہو سکتی ہے

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

سندات متعلقہ تریاق چشم غلط ثابت کرنے والے کو مبلغ ایک ہزار روپیہ انعام

ہندوستان کے بہت بڑے ماہر امراض چشم لنڈن کے سند یافتہ سرکاری اعلیٰ افسر یعنی

لفٹننٹ کرنل ایس۔ایم فاروقی۔ایم۔ڈی۔آئی یا ایم۔ایس۔آئی۔ سپیشلسٹ چھاؤنی کلکتہ تحریر فرماتے ہیں (نقل ترجمہ انگریزی) میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میرزا حاکم بیگ ساکن گجرات (پنجاب) کا تیار کردہ تریاق چشم میں نے چند بیماروں پر آزمایا۔ اور اسے آنکھوں کے زخم۔پانی بہنا۔اور ککرے کے لئے بہت مفید اور مؤثر پایا۔ اس کے اجزاء امراض چشم کے لئے بہت مشہور ہیں ان اجزاء کی مقدار ہر طرح صحیح اور درست نسبت سے ملائی گئی ہے۔ موجد تریاق چشم کے تیار کرنے کا طریق زمانہ حالی کے مروجہ طریق کے مطابق صاف اور ستھرا ہے"

۲۔جناب خان بہادر میاں محمد شریف صاحب سول سرجن صاحب بہادر کیمبلپور (نقل انگریزی ترجمہ) "میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے تریاق چشم جسے مرزا حاکم بیگ صاحب نے تیار کیا ہے۔ گجرات اور جالندھر میں اپنے ماتحتوں یعنی ڈاکٹروں اور دوستوں میں بھی تقسیم کیا اور میں نے سفوف مذکور کو آنکھوں کی بیماریوں بالخصوص ککروں میں نہایت مفید پایا جیسا کہ دیگر سارٹیفکیٹوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔

۳۔جناب ڈاکٹر دھنپت رائے صاحب ورما۔ایل۔ایم ایس ایل (ایم ڈبلن) ایف۔آر۔آئی۔پی۔ایچ (لنڈن) پی۔سی۔ایم۔ایس سول سرجن صاحب بہادر گڑگاؤں تحریر فرماتے ہیں۔

آپ کا تریاق چشم اپنے ایک عزیز پر استعمال کر رہا ہوں۔ اس سے کافی تسلی بخش فائدہ ہو رہا ہے۔ براہ مہربانی ادھ تولہ سرمہ بذریعہ وی پی پارسل ارسال کریں"

۴۔جناب ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب ایم۔بی۔ایس اسسٹنٹ سرجن جنہوں نے حال ہی میں مڈ ٹیولوجی اور ایم۔آر۔سی۔پی کی ڈگریاں لنڈن سے حاصل کی ہیں۔ تحریر فرماتے ہیں۔

کئی دن سے ارادہ تھا۔ کہ آپ کو خط لکھوں۔ مگر سول سے تبادلہ کی وجہ سے کئی دن ادھر ادھر پھرنا پڑا۔ اور اطمینان سے بیٹھ کر خط لکھنے کا موقعہ نہ ملا۔ میں نے آپ کا ارسال کردہ تریاق چشم سول ہسپتال میں بہت سے مریضوں پر استعمال کیا ہے۔ واقعی بہت مفید ہے۔ خصوصاً سرخی اور آنکھوں کی جلن دور کرنے میں بہت زود اثر ہے۔ اتنے تھوڑے تجربہ سے یہ میں تو نہیں کہہ سکتا کہ آپ کی دوائی ککروں کو جڑ سے دور کرنیکا اثر رکھتی ہے یا نہیں اور اگر رکھتی ہے۔ تو کتنے عرصہ کے استعمال کے بعد مگر یہ بات یقین کے ساتھ کہی جاسکتی ہے۔ کہ جو مریض ککروں کی وجہ سے شدید تکلیف میں ہو آنکھیں سرخ اور سوجی ہوئی ہوں۔ پانی بہتا ہو۔ اور جلن اور سوزش ہوں۔ اس کو آپ کی دوائی (تریاق چشم) کے ایک دو دن کے استعمال سے کافی فائدہ محسوس ہو گا۔

۵۔جناب ڈاکٹر سید طفیل حسین شاہ صاحب ایل۔ایم۔ایس پی سی۔ایم۔ایس بیرون بھاٹی دروازہ لاہور (جو کہ گورنمنٹ کے محکمہ کے اسسٹنٹ میڈیکل اگزیمینر پنجاب بھی ہیں) تحریر فرماتے ہیں "تریاق چشم" تیار کردہ مرزا حاکم بیگ صاحب گڑھی شاہدولہ گجرات ایک خاکی رنگ کا پوڈر ہے۔ جو امراض چشم کے لئے خصوصاً ککروں کے لئے نہایت زود اثر اور مفید ہے لفٹننٹ کرنل ایس۔ایم۔اے فاروقی۔ایم ڈی آئی۔ایم۔ایس سپیشلسٹ سول سرجن صاحبان۔ اسسٹنٹ سرجن صاحبان انچارج ڈسپنسریاں اضلاع۔ نیز کالج کے پروفیسران اور انسپکٹر صاحبان محکمہ تعلیم وکلاء جج صاحبان اور دیگر معززین اخبارات نے بھی اس کو آزمایا ہے۔ اور مفصلہ ذیل امراض چشم دھندھ غبار۔ککرے۔خارش۔سرخی پلکوں کا گر جانا۔ وغیرہ وغیرہ میں مفید پا کر سرٹیفکیٹ مرزا صاحب موصوف کو دیدیئے ہیں۔ ہم نے ان سندات کو دیکھ کر اپنے مریضان چشم پر بطور آزمائش اس کو استعمال کیا اور اس کو امراض مذکورہ بالا میں نہایت مفید پایا۔ ذاتی طور پر ہم نے اس کو بجائے بورک ایسڈ کے اپنی آنکھوں میں استعمال کیا جس سے ہم کو بہت ہی فائدہ ہوا۔ آنکھیں جو کثرت کام کی وجہ سے بھاری رہتی تھیں۔ اس کے استعمال سے بالکل ہلکی اور صاف ہو جاتی ہیں شیر خوار بچوں کی آنکھوں کے لئے بھی بالکل بے ضرر ہے اسکے اجزاء بے ضرر ہیں۔ اور اس کو بڑی محنت سے نفیس طور پر تیار کیا گیا ہے جس کیلئے مرزا صاحب مستحق مبارکباد ہیں ہم یہ سرٹیفکیٹ بخوشی خود مخلوق خدا کی بہتری کیلئے مرزا صاحب موصوف کو دیتے ہیں۔ اور سفارش کرتے ہیں کہ یہ سرمہ ہر گھر میں رہنا چاہیئے اور آنکھوں کی تکلیف کے شروع ہی میں استعمال سے خطرناک امراض چشم کے حملہ سے بچاؤ ہو جائے گا ہماری رائے میں اس کا ہر ایک گھر میں ہونا لازمی ہے

۶۔جناب ڈاکٹر پنڈت ادھو رام صاحب پی۔سی۔ایم۔ایس جو آجکل قائمقام میڈیکل اگزیمینر گورنمنٹ پنجاب لاہور (صوبہ سرحد) ہیں نے بھی بذات خود اپنے خاندانی بچوں پر آزمائش کے بعد اظہار مسرت فرمایا ہے۔ چونکہ بموجب قانون ان کیلئے سرٹیفکیٹ تصدیق لکھنا ممنوع ہے۔ اس لئے جو صاحب اپنی مزید تسلی کرنا چاہیں۔ وہ ان سے براہ راست تریاق چشم کے مؤثر ہونے کے متعلق دریافت فرما سکتے ہیں۔

نوٹ نمبر۱: موتیا بند کے لئے مفید نہیں۔ نمبر۲: قیمت پانچ روپیہ فی تولہ محصولڈاک دبیکنگ موازی ۸ ریذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر۔ خاکسار: مرزا حاکم بیگ موجد تریاق چشم گڑھی شاہدولہ صاحب گجرات۔ پنجاب

644

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نارتھ ویسٹرن ریلوے

یکم جولائی ۱۹۳۹ء سے ٹائم ٹیبل کے اوقات میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں کیجائیں گی

گاڑی یا ریل کار کا نمبر	اسٹیشن سے	روانگی	اسٹیشن تک	آمد
۱۲ ڈاؤن	لاہور	۲۱ بجکر ۳۰ منٹ	انبالہ چھاؤنی	۲ بجکر ۵۵ منٹ
۱۹۴ ڈاؤن	لاہور	۱۶ بجکر ۵۴ منٹ	ہوشیار پور	۲۱ بجکر ۳۰ منٹ
۱۴۷ اپ	لدھیانہ	۱۷ بجکر ۴۴ منٹ	جالندھر سٹی	۱۸ بجکر ۵۵ منٹ
۷۰ اپ	لدھیانہ	۱۰ بجکر ۱۷ منٹ	امرت سر	۱۳ بجکر ۵۷ منٹ
۱۲۷ اپ	موگا تحصیل	۱۰ بجکر ۰ منٹ	رائے ونڈ	۱۳ بجکر ۴ منٹ
اس کی توسیع کی گئی ہے۔				
۲۱۴ ڈاؤن	رائے ونڈ	۱۴ بجکر ۰ منٹ	لدھیانہ	۱۸ بجکر ۷ منٹ
اس کی توسیع کی گئی ہے۔				
۲۷۰ ڈاؤن	رکھانوالہ	۵ بجکر ۰ منٹ	فیروزپور چھاؤنی	۶ بجکر ۵ منٹ
۴۶۴ ڈاؤن	جیتو	۶ بجکر ۴۹ منٹ	دھوری	۹ بجکر ۵۴ منٹ
۱۵۰ ڈاؤن	جالندھر سٹی	۵ بجکر ۳۰ منٹ	راجپورہ	۱۲ بجکر ۵۴ منٹ
توسیع کی گئی ہے۔				
۴۶۳ اپ	دھوری	۱۰ بجکر ۵۳ منٹ	جالندھر سٹی	۱۴ بجکر ۲۵ منٹ
توسیع شدہ (براستہ لدھیانہ۔ پھلور اور نکودر)				
۸۶ ڈاؤن	کوٹ کپورہ	۱۸ بجکر ۷ منٹ	بٹھنڈہ	۱۹ بجکر ۰ منٹ
۲۱ اپ	کھرادار	۱۹ بجکر ۵۷ منٹ	ججے ونتی	۲۱ بجکر ۲۲ منٹ
"	نریندر پورہ	۱ بجکر ۱۹ منٹ	موڑ	۱ بجکر ۵۹ منٹ
۳۲ ڈاؤن	کرتار سنگھ والا	۲۳ بجکر ۴۵ منٹ	جیند	۴ بجکر ۳۵ منٹ
۴۱۶ ڈاؤن	لوہیاں خاص	۱۴ بجکر ۵ منٹ	نکودر	۱۵ بجکر ۴۴ منٹ
۴۱۵ اپ	لدھیانہ	۶ بجکر ۴ منٹ	نکودر	۷ بجکر ۵۰ منٹ
۲۵۳ اپ	نکودر	۱۵ بجکر ۴۹ منٹ	جالندھر سٹی	۱۶ بجکر ۴۴ منٹ
۳۳۰ ڈاؤن	جالندھر سٹی	۱۴ بجکر ۵۵ منٹ	نکودر	۱۵ بجکر ۴۹ منٹ
۲۳۲ اپ	ہوشیار پور	۴ بجکر ۱۷ منٹ	جالندھر سٹی	۵ بجکر ۴۱ منٹ
۱۹۲ اپ	"	۵ بجکر ۲۰ منٹ	"	۶ بجکر ۲۸ منٹ
۲۱۱ اپ	"	۶ بجکر ۵۳ منٹ	"	۸ بجکر ۵ منٹ
۲۷۳ اپ	"	۸ بجکر ۱۰ منٹ	"	۹ بجکر ۱۵ منٹ
۱۶۳ اپ	"	۱۰ بجکر ۲۰ منٹ	"	۱۱ بجکر ۲۹ منٹ
(ایڈیشنل)				
۳۹۳ اپ	"	۱۱ بجکر ۵ منٹ	"	۱۲ بجکر ۱۲ منٹ
۳۸۳ اپ	"	۱۳ بجکر ۵۵ منٹ	"	۱۵ بجے
۲۶۷ اپ	"	۱۴ بجکر ۵۴ منٹ	"	۱۶ بجکر ۴ منٹ
۳۲۵ اپ	"	۱۶ بجکر ۲۷ منٹ	"	۱۷ بجکر ۳۳ منٹ
۲۸۳ اپ	"	۱۹ بجکر ۸ منٹ	"	۲۰ بجکر ۱۴ منٹ
۳۸۹ اپ	"	۲۰ بجکر ۲۹ منٹ	"	۲۱ بجکر ۴۱ منٹ
۲۲۴ ڈاؤن	جالندھر سٹی	۲ بجکر ۰ منٹ	ہوشیار پور	۳ بجکر ۴ منٹ

گاڑی یا ریل کار کا نمبر	اسٹیشن سے	روانگی	اسٹیشن تک	آمد
۳۹۰ ڈاؤن	جالندھر سٹی	۵ بجکر ۱۵ منٹ	ہوشیار پور	۶ بجکر ۲۵ منٹ
۲۶۸ ڈاؤن	جالندھر چھاؤنی	۸ بجکر ۹ منٹ	"	۹ بجکر ۴۰ منٹ
۳۷۴ "	جالندھر سٹی	۹ بجکر ۲۴ منٹ	"	۱۰ بجکر ۵۴ منٹ
۱۶۴	"	۱۲ بجکر ۱۰ منٹ	"	۱۳ بجکر ۱۶ منٹ
(ایڈیشنل)				
۳۹۴ ڈاؤن	"	۱۲ بجکر ۵۴ منٹ	"	۱۳ بجکر ۵۴ منٹ
۳۸۴ ڈاؤن	"	۱۵ بجکر ۹ منٹ	"	۱۶ بجکر ۱۴ منٹ
۳۲۶ ڈاؤن	"	۱۷ بجکر ۵۰ منٹ	"	۱۸ بجکر ۵۶ منٹ
۲۸۴ "	"	۱۸ بجکر ۵۹ منٹ	"	۲۰ بجکر ۱۵ منٹ
۳۳۵ اپ	قادیان	۶ بجکر ۵۹ منٹ	امرتسر	۸ بجکر ۲۰ منٹ
۱۶۷ اپ	"	۱۰ بجکر ۳ منٹ	"	۱۱ بجکر ۳۲ منٹ
(توسیع کی گئی ہے)				
۱۷۹ اپ	"	۱۳ بجکر ۳۹ منٹ	"	۱۵ بجکر ۲۵ منٹ
۳۲۸ ڈاؤن	امرتسر	۵ بجکر ۴۳ منٹ	قادیان	۶ بجکر ۴۹ منٹ
۱۶۸ ڈاؤن	"	۸ بجکر ۴۰ منٹ	قادیان	۹ بجکر ۵۳ منٹ
۱۸۰ ڈاؤن	"	۱۲ بجکر ۱۰ منٹ	قادیان	۱۳ بجکر ۲۹ منٹ
(ایڈیشنل)				
۱۵۸ ڈاؤن	"	۱۵ بجکر ۵۳ منٹ	"	۱۶ بجکر ۵۶ منٹ
(توسیع کی گئی ہے)				
۱۳۷ اپ	دھاریوال	۱۵ بجکر ۵۰ منٹ	امرتسر	۱۷ بجکر ۲۰ منٹ
۳۰۲ ڈاؤن	امرتسر	۱۷ بجکر ۵۵ منٹ	نارووال	۲۰ بجکر ۴۰ منٹ
۲۸ ڈاؤن	جموں (توی)	۲۱ بجکر ۲۰ منٹ	وزیرآباد	۲۳ بجکر ۵۴ منٹ
۱۲۹ اپ	وزیرآباد	۱۹ بجکر ۲۵ منٹ	جموں (توی)	۲۱ بجکر ۲۴ منٹ
۳۸۷ اپ	جالندھر سٹی	۶ بجکر ۱۰ منٹ	لوہیاں خاص	۷ بجکر ۲۴ منٹ
۷۲ ڈاؤن	لوہیاں خاص	۴ بجکر ۵۵ منٹ	جالندھر سٹی	۶ بجکر ۰ منٹ
۲۷۴ ڈاؤن	فیروزپور چھاؤنی	۱۴ بجکر ۰ منٹ	لدھیانہ	۱۷ بجکر ۱۹ منٹ
(توسیع کی گئی ہے)				
۲۳۸ ڈاؤن	جگراؤں	۱۹ بجکر ۳۲ منٹ	"	۲۰ بجکر ۱۰ منٹ
(ایڈیشنل)				
۲۳۷ اپ	لدھیانہ	۱۸ بجکر ۲۷ منٹ	جگراؤں	۱۹ بجکر ۴۱ منٹ
(ایڈیشنل)				
۲۴۰ ڈاؤن	فیروزپور چھاؤنی	۱۷ بجکر ۲۵ منٹ	لدھیانہ	۲۰ بجکر ۵۵ منٹ
۲۱۹ اپ	لدھیانہ	۲۰ بجکر ۳۰ منٹ	فیروزپور چھاؤنی	۲۳ بجکر ۵۵ منٹ
۴۳۱ اپ	کوہاٹ چھاؤنی	۱۰ بجکر ۵۴ منٹ	جنڈ	۱۲ بجکر ۱۴ منٹ
۲۲۷ اپ	"	۲۱ بجکر ۲۰ منٹ	"	۲۳ بجکر ۱۷ منٹ
۲۳۲ ڈاؤن	باری باندہ	۱۷ بجکر ۳۳ منٹ	کوہاٹ چھاؤنی	۱۷ بجکر ۵۸ منٹ
۲۲۸ ڈاؤن	"	۵ بجکر ۴۸ منٹ	"	۶ بجکر ۱۳ منٹ
۲۹ اپ	ترنتارن	۶ بجکر ۲۲ منٹ	امرتسر	۷ بجکر ۸ منٹ
۳۰ ڈاؤن	امرت سر	۵ بجکر ۲۰ منٹ	ترن تارن	۶ بجکر ۲ منٹ
۹۷ اپ	بٹھنڈہ	۲۱ بجکر ۶ منٹ	جیت سنگھ والا	۰ بجکر ۲۲ منٹ

۳ جولائی سے کوئٹہ احمد دال اور نوک کنڈی کے درمیان نمبر ۳۶۲/۳۶۳ اپ اور ۳۶۴/۳۶۱ اپ مکسڈ ٹرینوں کے چلنے کے ایام حسب ذیل طریق پر تبدیل ہو جائیں گے۔

نمبر ۳۶۲/۳۶۳ اپ مکسڈ ہر سوموار و ہفتہ کو کوئٹہ سے احمد وال کے لئے روانہ ہوگی اور ٹوک کنڈی کے لئے ہر بدھ کو روانہ ہوگی اور ہر جمعرات ٹوک کنڈی پہنچے گی۔

نمبر ۳۶۴/۳۶۱ مکسڈ ہر منگل اور جمعرات کو احمد وال سے کوئٹہ کے لئے روانہ ہوگی اور ٹوک کنڈی سے کوئٹہ کے لئے ہر ہفتہ کو روانہ ہوگی۔ اور اتوار کو کوئٹہ پہنچے گی۔

مندرجہ ذیل گاڑیاں سینٹیل کوچز اور ریل کاریں منسوخ کر دی جائیں گی۔

نمبر ۱۵۲ اپ اور ۲۱۰ ڈاؤن فیروز پور کینٹ اور رائے ونڈ کے درمیان

نمبر ۲۵۳ اپ اور نمبر ۲۵۴ ڈاؤن سینٹیل کوچز لدھیانہ نکودر اور جالندھر شہر کے درمیان اور نمبر ۲۵۵ اپ اور نمبر ۲۳۰ ڈاؤن سینٹیل کوچز نکودر اور جالندھر شہر کے درمیان۔

نمبر ۳۳۷ اپ اور نمبر ۳۳۸ ڈاؤن ریل کار بھٹنڈہ اور فیروز پور چھاؤنی کے درمیان۔

نمبر ۱۸۱-۳۹۱-۴۰۷- اپ ۳۹۲-۴۰۸ اور ۱۷۸ ڈاؤن ریل کاریں جالندھر شہر اور کپور تھلہ کے درمیان

نمبر ۳۰۷ اپ اور ۳۰۸ ڈاؤن ریل کاریں لدھیانہ اور موگا تحصیل کے درمیان

نمبر ۱۴۷ اپ ریل کار لدھیانہ سے نکودر اور جالندھر شہر

نمبر ۲۷۴ ڈاؤن ریل کار فیروز پور کینٹ اور نکودر کے درمیان

نمبر ۱۶۱ اپ ریل کار نکودر اور لوہیاں خاص کے درمیان

نمبر ۳۲۲ ڈاؤن ریل کار لوہیاں خاص اور جالندھر شہر کے درمیان

نمبر ۱۵۰ ڈاؤن ریل کار جالندھر شہر اور لوہیاں کے درمیان براستہ مین لائن

نمبر ۲۲۷ اپ اور نمبر ۲۳۶ ڈاؤن ریل کاریں قادیان اور بٹالہ کے درمیان

نمبر ۱۲۳-۱۲۹ اپ ۱۲۴ اور ۱۷۰ ڈاؤن ریل کاریں گورداسپور اور بٹالہ کے درمیان۔

مندرجہ ذیل زائد مقامات پر قیام کی اجازت ہوگی۔

نمبر ۱۲ ڈاؤن شملہ میل کی انبالہ شہر پر

نمبر ۲۲۵ اپ ریل کار کی وڈالہ گرنتھیاں پر

مندرجہ ذیل قیام اڑا دئے جائیں گے۔

نمبر ۲۲۳ اپ - ۲۲۴ اور ۳۹۴ ڈاؤن کا بولینا دوآبہ پر

نمبر ۳۹۴ ڈاؤن کا شام چوراسی اور نسرالہ پر

نمبر ۲۲ ڈاؤن کا داتی واس۔ دھروڈی اور گھاسو پر

درمیانی سٹیشنوں پر اوقات کے لئے متعلقہ سٹیشن ماسٹروں سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ یا ایک آنہ والے ٹائم ٹیبل سے جو ۲۵ جون ۱۹۳۹ء یا کسی قریبی تاریخ کو مل سکیگا۔

چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

نارتھ ویسٹرن ریلوے

یکم جولائی ۱۹۳۹ء سے دوریگلا آؤٹ ایجنسی اور گورداسپور سٹی ایجنسی بغرض ٹریفک دوبارہ کھول جائے گی۔

چیف کمرشل منیجر لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اس ریلوے کی میکینیکل اور الکٹریکل برانچوں میں ٹریڈ اپرنٹسوں کی اسامیوں کے امیدواروں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں اپرنٹس شپ کا زمانہ پانچ سال ہوگا۔ اور وظیفہ پہلے سال چار آنہ ۶ پائی یومیہ دوسرے سال سات آنہ یومیہ تیسرے سال نو آنہ ۶ پائی یومیہ۔ چوتھے سال گیارہ آنہ ۶ پائی یومیہ اور پانچویں سال تیرہ آنہ ۶ پائی یومیہ ہوگا۔

۵۵ امیدوار بھرتی کئے جائیں گے مسلمانوں کے لئے ۲۴ اسامیاں ریزرو کی گئی ہیں۔ اینگلو انڈینوں اور ڈومی سائلڈ یورپینوں کے لئے ایک۔ دوسری اقلیتوں کے لئے چار۔ امیدواروں کی عمر یکم جولائی ۱۹۳۹ء کو پندرہ سال سے کم یا ۱۸ سال سے زائد نہیں ہونی چاہئیے کم سے کم تعلیم پرائمری ہونی چاہئیے۔ درخواستیں معہ اصل سکول سرٹیفکیٹوں کے جن سے تاریخ پیدائش ظاہر ہوتی ہو قریب ترین ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ کو مثلاً دہلی۔ فیروز پور۔ کراچی۔ لاہور۔ ملتان کوئٹہ اور راولپنڈی کو بھیج دینی چاہئیں تا ۳۱ جولائی ۱۹۳۹ء کے قبل اس کے دفتر میں پہنچ جائیں جن امیدواروں کو ڈویژنل سیلیکشن بورڈ ۱۵-۸-۳۹ کو بوقت دس بجے بغرض انٹرویو بلائیگا۔ انہیں اپنے خرچ پر حاضر ہونا پڑیگا جن امیدواروں کو بھرتی کے قابل سمجھا جائیگا۔ انہیں آخری انتخاب کیلئے ۲۵-۸-۳۹ کو سپرنٹنڈنٹ میکینیکل ورکشاپس این ڈبلیو۔ ریلوے مغلپورہ میں بلایا جائیگا اور اس غرض کے لئے انہیں مفت پاس دئیے جائینگے۔ کامیاب امیدواروں کو تقرر سے قبل کلاس سی I کا میڈیکل امتحان پاس کرنا ہوگا۔

چیف میکینیکل انجینیر لاہور

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

مکہ کے لوگوں میں پڑھنا لکھنا اس قدر عیب سمجھا جاتا تھا۔ کہ جب ان میں سے کسی شخص کو کوئی کہتا کہ تم پڑھے ہوئے ہو تو وہ جواب میں کہتا کہ کیا تمہارے خیال میں میں شریف خاندان میں سے نہیں ہوں گویا

شرافت کا معیار

ان میں یہ سمجھا جاتا تھا۔ کہ انسان پڑھا ہوا نہ ہو۔ ان میں سے وہی لوگ تعلیم کی طرف توجہ کیا کرتے تھے۔ جنہیں سرکاری کام کے لئے لکھنا پڑھنا سیکھنا پڑتا تھا۔ چنانچہ ہر بڑے خاندان میں سے چند افراد کو چن لیا جاتا تھا اور انہیں لکھنا پڑھنا سکھا کر ان کے سپرد اس قسم کا کام کیا جاتا جس میں تحریر کی ضرورت ہوتی۔ مثلاً رؤساء کی باہمی خط و کتابت ہوئی یا تجارتی معاہدات ہوئے یا لڑائیوں کے متعلق قانون اور ہدائتیں ہوئیں۔ یا کعبہ کے متعلق کوئی بات تحریر میں لانی ہوئی یا شہر کے متعلق کسی قسم کے قانون کا نفاذ کرنا ضروری ہوا تو جن خاندانوں کے سپرد یہ کام ہوا کرتا تھا۔ وہ اپنے میں سے ایک ایک دو دو کو ان کاموں کے لئے معمولی تعلیم دلا دیتے تھے۔ اس قسم کے چند لوگوں کو مستثنیٰ کرتے ہوئے باقی تمام لوگ فخر یہ کہا کرتے تھے۔ کہ چونکہ ہم پڑھے ہوئے نہیں اس لئے ہم شریف ہیں۔ ایسی قوم میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے۔ اور انہی لوگوں کے درمیان آپ نے پرورش پائی جس کے نتیجہ کے طور پر ظاہری حالات کے لحاظ سے آپ کے نزدیک علم کی کوئی قدر نہیں ہونی چاہیئے تھی۔ مگر چونکہ آپ کے تمام کام اللہ تعالےٰ کی ہدائت کے ماتحت تھے۔ اس لئے آپ نے اس بارہ میں بھی رائج الوقت خیالات کے خلاف قدم اٹھایا۔ اور

صحابہ کو بار بار لکھنے پڑھنے کی تاکید

کی۔ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تعلیم کا اس قدر فکر تھا۔ کہ بدر کے موقعہ جو کفار قید ہو کر آئے۔ باوجود اس بات کے کہ وہ اسلام کے شدید ترین دشمن تھے۔ باوجود اس بات کے کہ وہ وہی لوگ تھے۔ جنہوں نے مسلمانوں کے خلاف تمام عرب میں دشمنی کی آگ بھڑکائی۔ اور باوجودیکہ اس وقت کے تمدن کے لحاظ سے یہ بالکل جائز ہوتا۔ اگر آپ ان تمام کفار کو قتل کر کے اس شورش کا خاتمہ کر دیتے۔ جو اسلام کے خلاف جاری تھی۔ آپ نے ان سے کہا۔ کہ اگر تم چاہو تو اپنے جرم کے بدلہ میں جرمانہ ادا کر دو اور آزاد ہو جاؤ۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے مومنوں کو یہی حکم دیا ہے۔ کہ قیدیوں کے متعلق دو ہی صورتیں ہیں۔ اما منًا بعد واما فداءً یا تو تم انہیں احسان کر کے چھوڑ دو یا فدیہ لے کر رہا کر دو ان دو باتوں میں سے تم کو اختیار ہے جسے چاہو اختیار کر لو۔ کوئی تیسرا طریق تمہارے لئے جائز نہیں۔ اس پر آپ نے ان قیدیوں سے فرمایا۔ اگر تم چاہو تو تم فدیہ دے کر چھوٹ سکتے ہو مگر فرمایا ایک اور صورت بھی ہے۔ جس کے نتیجہ میں تمہارا روپیہ بھی تمہارے گھر میں رہے گا۔ اور تم اپنے فدیہ سے بھی سبکدوش سمجھے جاؤ گے۔ اور وہ یہ کہ تم میں سے ہر پڑھا لکھا شخص مدینہ میں دس دس مسلمانوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دے یہ تعلیم پرائمری جتنی بھی نہیں تھی بلکہ معمولی نوشت و خواند تھی۔ چنانچہ بہت سے کفار نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس بات کو مان لیا۔ اور وہ مدینہ میں رہ کر بچوں اور بڑوں کو پڑھاتے رہے۔ اور جب انہوں نے لکھنا پڑھنا سکھا دیا۔ تو وہ رہا کر دیئے گئے۔ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کفار کا اس پر چھ مہینے سے لے کر ڈیڑھ دو سال کا عرصہ لگا۔ اس دوران میں ان کا کھانا اور کپڑا مسلمانوں کے ذمہ رہا۔ گویا انہیں تنخواہ بھی ملتی رہی۔ ان کا روپیہ بھی گھر میں رہا۔ اور ان کی طرف سے فدیہ بھی ادا ہو گیا ؛

تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تعلیم کو اس قدر اہم قرار دیا ہے۔ کہ آپ نے

مسلمانوں کو تعلیم دلانے کے لئے

کافروں کو اپنے گھروں میں رکھ لیا۔ حالانکہ بالکل ممکن تھا۔ مسلمانوں میں شامل رہنے کی وجہ سے انہیں مسلمانوں کی بعض کمزوریوں کا علم ہو جاتا۔ ان کے سامان حرب کی کمی کا انہیں پتہ چل جاتا۔ ان کی تعداد کی قلت انہیں معلوم ہو جاتی۔ اور اس طرح بعد میں وہ اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہونچا دیتے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات کی کوئی پروا نہیں کی۔ آپ نے ڈیڑھ دو سال تک کفار کو اپنے اندر رکھا۔ اور چاہا کہ مسلمان لکھنا پڑھنا سیکھ لیں۔ خواہ بعد میں کفار کی طرف سے بعض نقصانات ہی کیوں نہ پہونچ جائیں ؛

تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس چیز کی اتنی قیمت قرار دی ہے۔ اگر ہم اس چیز کی کم قیمت قرار دیں۔ تو در اصل ہم اس محبت کی کمی کا اقرار کرتے ہیں جو ہمیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہونی چاہیئے۔ صحابہ کو تو ہر بات میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کرنے کا اس قدر شوق تھا۔ کہ ایک دفعہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ایک جگہ پیشاب کرنے کے لئے بیٹھ گئے۔ چونکہ تھوڑے ہی فاصلہ پر پڑاؤ آنے والا تھا اس لئے کسی نے ان سے کہا۔ کہ آپ نے خواہ مخواہ قافلے کو روکا۔ اور وقت ضائع ہوا۔ جب تھوڑی ہی دیر میں پڑاؤ آنے والا تھا تو آپ کو چاہیئے تھا کہ وہاں پہونچکر حوائج سے فارغ ہوتے۔ دوسرے اگر آپ نے قافلہ کو روکنا ہی تھا تو فلاں جگہ بھی تو ادٹ تھی۔ آپ وہاں کیوں نہ بیٹھ گئے۔ اتنی دور جا کر آپ کیوں بیٹھے ؟ حضرت عبد اللہ بن عمر رضؓ نے جواب دیا۔ خدا کی قسم مجھے پیشاب تو نہیں آیا تھا۔ بات در اصل یہ ہے۔ کہ میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک دفعہ اسی جگہ پیشاب کے لئے بیٹھتے دیکھا تھا۔ پس میں نے چاہا۔ کہ آپ کی سنت میں میں بھی اس جگہ تھوڑی دیر کے لئے بیٹھ جاؤں۔ تو ان کا

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عشق

اس قسم کا تھا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر حرکت کی اقتداء میں خواہ وہ طبعی ہی کیوں نہ ہو وہ ایک لذت اور سرور محسوس کرتے تھے۔ کجا یہ کہ وہ احکام جو شرعی اور قومی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان

مدینۃ المسیح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان ۲۸ جون ۱۹۳۹ء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت بوجہ سردرد اور حرارت ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد کی وجہ سے علیل ہے دعائے صحت کی جائے ؛

سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت اب خدا کے فضل سے اچھی ہے ! الحمد للہ

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو ابھی تک دونوں پاؤں میں شدت درد کی شکایت ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں ؛

صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ موہنہ میں چھالوں کی وجہ سے علیل ہیں دعائے صحت کی جائے ؛

میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتدا نہ کی جائے - ایک زمانہ ایسا گزرا ہے - کہ ہر مسلمان پڑھا لکھا ہوا کرتا تھا - اور عیسائی اپنے متعلق اس بات پر فخر کیا کرتے تھے - کہ ہم اَن پڑھ ہیں چنانچہ مسلمانوں کی پُرانی تاریخیں پڑھ کر حیرت آتی ہے - کہ اب زمانہ میں کس قدر الٹ انقلاب پیدا ہو گیا ہے - اُن تاریخوں میں جہاں عیسائیوں کا ذکر آتا ہے - وہاں لکھا ہوا ہے - کہ عیسائی وُہ ہوتا ہے - جو اَن پڑھ ہو جس کے کپڑے نہایت غلیظ ہوں - جس کے جسم سے بدبو آتی ہو - جس نے نہ کبھی غسل کیا ہو - نہ خوشبو لگائی ہو اس کے بال بڑھے ہُوئے ہوں - ان میں جوئیں پڑی ہوئی ہوں - اور ناخنوں میں بھی میل جمی ہوئی ہو - اور مسلمان وُہ ہوتا ہے - جو پڑھا لکھا ہو - صاف ستھرا ہو - غسل باقاعدہ کرتا ہو - بال کٹے ہوئے ہوں - ناخن ترشوائے ہُوئے ہوں - کپڑے صاف اور دُھلے ہُوئے ہوں - اور خوشبو لگی ہوئی ہو - مگر آج اس کے

بالکل الٹ نظارہ

نظر آتا ہے - چنانچہ جتنی باتیں اُس وقت عیسائیوں میں پائی جاتی تھیں وُہ آج مسلمانوں میں پائی جاتی ہیں - اور جتنی باتیں مسلمانوں میں پائی جاتی تھیں - وُہ آج عیسائیوں میں پائی جاتی ہیں ؛

میں نے اس کے متعلق جو کتاب پڑھی ہے - وُہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سات سو سال بعد کی لکھی ہوئی ہے - اگر اس وقت کا مصنف آج دُنیا میں آجائے - اور ہمارے ملک میں پھرے - تو وُہ دیکھتے ہی کہنے لگ جائیگا کہ یہ عیسائیوں کا ملک ہے - اور اگر وہ عیسائیوں کے ملک میں پھرے - تو ان کو دیکھتے ہی کہنے لگ جائے گا - کہ یہ مسلمانوں کا ملک ہے - کیونکہ جو نقائص اسوقت عیسائیوں میں پائے جاتے تھے وہ آج مسلمانوں میں پائے جاتے ہیں - اور جو خوبیاں اس وقت مسلمانوں میں پائی جاتی تھیں - وُہ آج عیسائیوں میں پائی جاتی ہیں ؛

تو میں نے خدام الاحمدیہ کے سپرد یہ کام کیا تھا - کہ وُہ

اَن پڑھوں کو پڑھائیں

اور ان کی تعلیم کا انتظام کریں مجھے معلوم ہوا ہے - کہ بعض دوست اخلاص سے تعلیم میں حصہ لے رہے - اور شوق اور تندہی سے ان پڑھوں کو پڑھا رہے ہیں - اور پڑھنے والے بھی دلچسپی سے پڑھ رہے ہیں - مگر اس کے مقابلہ میں بعض ایسے لوگ بھی معلوم ہُوئے ہیں - جو پڑھنے سے جی چُراتے ہیں - اور بعض وہ لوگ بھی معلوم ہُوئے ہیں - جو پڑھانے میں حصہ نہیں لے رہے - حتےٰ کہ بعض محلوں کے پریذیڈنٹ بھی اس بارہ میں خدام الاحمدیہ کے ساتھ تعاون نہیں کر رہے - انہوں نے مجھے ریکارڈ بھجوایا ہے - جس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے - کہ بعض محلوں کے پریذیڈنٹوں کو توجہ دلائی گئی - مگر انہوں نے پروا ہی نہیں کی - اور بعضوں نے تو جواب تک دینے کی ضرورت نہیں سمجھی حالانکہ اگر وُہ کام نہیں کر سکتے - تو ان کا دیانت داری کے ساتھ یہ فرض ہے - کہ وُہ اپنا کام دوسروں کے سپرد کر دیں - اور خود پریذیڈنٹی سے الگ ہو جائیں سلسلہ کے عہدے نام کے لئے نہیں - بلکہ خدمت کے لئے ہوتے ہیں اور جتنا زیادہ کوئی شخص کام کرتا ہے - اسی قدر زیادہ وُہ عزت کا مستحق سمجھا جاتا ہے - اور جتنا کوئی شخص کم کام کرتا ہے - اسی قدر اس کی عزت دلوں میں سے کم ہو جاتی ہے - پس مجھے تعجب بھی ہُوا - اور افسوس بھی - کہ بعض محلوں کے

پریذیڈنٹوں نے اپنی ذمہ واری کو قطعاً نہیں سمجھا

اور باوجود اس بات کے کہ جس امر کی طرف انہیں خدام الاحمدیہ کی طرف سے توجہ دلائی گئی تھی - وُہ ان کے محلہ کے فائدہ کی تھی پھر بھی انہوں نے اس کی پروا نہیں کی - اُن کی مثال بالکل ایسی ہی ہے جیسے کہتے ہیں - کہ کوئی ٹھنڈے ملک کا رہنے والا جلیٹھ ہاڑ کے دنوں میں دھوپ میں بیٹھا تھا - اور قریب ہی اس کے سایہ تھا - کسی راہ گزر نے اسے کہا - کہ میاں دھوپ میں کیوں بیٹھے ہو - سایہ میں کیوں نہیں آ جاتے - وُہ کہنے لگا - سائے میں بیٹھ تو جاؤں - مگر مجھے دو گے کیا ؟ آخر وُہ محلہ کے پریذیڈنٹ ہیں - اور ان کا فرض ہے - کہ وُہ اپنے محلہ والوں کی تکالیف کو دُور کریں - اور ان کی ترقی کا کوئی سامان اگر ان کے امکان میں ہو - تو اسے ان کے لئے مہیا کریں کیونکہ پریذیڈنٹ بننے کی غرض خدمت کرنا ہے - نہ کہ ایک نام اور عہدے کو حاصل کر کے بیٹھ رہنا -

پس جب خدام الاحمدیہ کے ممبر ان کے پاس آئے تھے - اور انہوں نے کہا تھا - کہ ہم اپنے آپ کو ثواب کے لئے آپ کے محلہ کے لوگوں کی خدمت کے لئے پیش کرتے ہیں - تو ان کو چاہیئے تھا - کہ وہ ان کے ممنون احسان ہوتے - اور سمجھتے - کہ یہ ہمارا کام تھا جو خدام الاحمدیہ سرانجام دینے لگے ہیں مگر بجائے اس کے کہ وہ ان کے ساتھ تعاون کرتے - انہوں نے یہ سمجھ لیا - کہ اب خدام الاحمدیہ ہم پر حکومت جتانے لگ گئے ہیں - گویا ان کی مثال بالکل اس ٹھنڈے ملک والے آدمی کی سی ہے جسے کہا گیا - کہ تو سائے میں آجا - تو وُہ کہنے لگا - کہ مجھے دو گے کیا ؟ خدام الاحمدیہ نے بھی کہا - کہ آیئے ہم آپ کی خدمت کرتے ہیں - اور محض اس لئے کہ ہمیں اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل ہو - ہم

اَن پڑھوں کی تعلیم کا انتظام

کر دیتے ہیں - ہم خود تعلیم دلائیں گے خود معلمین کی نگرانی کریں گے اور انہیں لکھا پڑھا کر آپ کے حوالے کر دیں گے - مگر بعض پریذیڈنٹوں نے یہ کیا - کہ انہیں جواب تک نہیں دیا - گویا انہوں نے اپنے عمل سے کہہ دیا - کہ ہمارا اس بات سے کوئی تعلق ہی نہیں تو جہاں مخلصین نے اللہ تعالےٰ کے فضل سے اپنے اخلاص کا ثبوت دیا ہے - وہاں بعض نے

غفلت اور سُستی

بھی دکھائی ہے - چنانچہ بعض کو جب لوگ پڑھانے کے لئے جاتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں - کہ ہم نے پڑھ کے کیا لینا ہے - کیا پڑھنے کے بعد نوکری مل جائے گی - یہ ویسا ہی جواب ہے جیسے نماز کے متعلق بعض نادان مسلمان دیا کرتے تھے - اب تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل مسلمانوں میں بیداری پیدا ہو چکی ہے - اور وُہ نماز روزہ کی اہمیت کو سمجھنے لگ گئے ہیں - مگر آپ کی بعثت سے پہلے جب انہیں نماز پڑھنے کے لئے کہا جاتا - تو وُہ جواب میں کہا کرتے - کہ نماز پڑھ کر ہم نے کیا لینا ہے - کیا نماز پڑھنے سے روٹی مل جائے گی - یا کپڑا مل جائے گا - یا روپیہ پیسہ مل جائے گا - گویا نماز کا بدلہ وہ روٹی اور کپڑے کی شکل میں ڈھونڈا کرتے تھے - اسی قسم کا جواب اب بعض احمدیوں نے دے دیا ہے - کہ ہم نے پڑھ کر کیا لینا ہے کیا پڑھ کر نوکریاں مل جائیں گی - حالانکہ صرف نوکری ہی انسان کے لئے قیمتی شے نہیں - بلکہ عقل اور فہم و فراست کی تیزی اس سے بھی زیادہ قیمتی ہیں - اگر کسی کو

ذہنی ارتقا حاصل

ہو جائے - اس کا علم بڑھ جائے - اس کی عقل تیز ہو جائے - اور اس کے فہم و فراست میں زیادتی ہو جائے - تو کیا یہ کوئی کم فائدہ ہے - روپیہ تو ایک ادنےٰ سے ادنےٰ چیز ہے - اور پھر روپیہ بھی وُہی شخص کماتا ہے - جو عالم و ذہین ہو - آخر وجہ کیا ہے کہ ایک شخص کروڑوں کروڑ روپیہ کما لیتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور دوسرا ایسو گوں مرتبہ ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ ایک میں علم وفہم کی زیادتی ہوتی ہے۔ اور دوسرے میں علم وفہم نہیں ہوتا۔ پس علم بذات خود ایک نہائت قیمتی اور مفید چیز ہے۔ پھر جو شخص علم والا ہوگا وہ اگر فوج میں جائے گا تو اعلےٰ جرنیل بن جائے گا۔ طب سیکھیگا تو اعلیٰ درجہ کا طبیب حاذق بن جائے گا۔ قانون سیکھے گا تو اعلےٰ درجہ کا بیرسٹر بن جائے گا گویا علم اسے ہر میدان میں ترقی بخش دے گا۔ تو روپیہ سے کسی چیز کی قیمت لگانا نہائت ادنےٰ اور گرا ہوا تخیل ہے۔

علم اپنی ذات میں ایک نہائت قیمتی چیز ہے

خواہ اس کے بعد کسی کو روپیہ حاصل ہو یا نہ ہو۔ دنیا میں جس قدر ادنےٰ اقوام ہیں۔ یہ کیوں ادنےٰ اقوام کہلاتی ہیں۔ اسی لئے کہ ان میں علم نہیں۔ اگر وہ بھی علوم سیکھ لیں تو اچھوت، ہریجن اور چوہڑے چمار کے الفاظ ہی متروک ہو جائیں۔ اور ان کے ماضی پر ایسا پردہ پڑ جائے کہ کسی کو معلوم تک نہ ہو کہ وہ بھی کبھی چوہڑے چمار رہ چکے ہیں۔ ہمیشہ نیچ اقوام جب ترقی کرتی ہیں۔ تو رفتہ رفتہ وہ دوسری قوموں میں ملنا شروع ہو جاتی ہیں۔ اور اس طرح وہ

نئی قوموں کا حصہ

بنکر ایک نئی شکل اختیار کر لیتی ہیں جو ان کی پہلی شکل کے مقابلہ میں بدرجہا بہتر ہوتی ہے۔ جس طرح پانی دودھ میں مل جاتا ہے۔ اور انسان یہ شناخت نہیں کرسکتا کہ دودھ میں پانی ملا ہوا ہے یا نہیں یا جس طرح پھل اور سبزیاں جب انسان کھاتا ہے تو وہ انسان کا جزو بن جاتی ہیں۔ اسی طرح وہ قومیں دوسری قوموں میں ملکر ان کا ایک حصہ اور جزو بن جاتی ہیں۔ کہیں دوسری قوم کے لڑکوں سے ان کی لڑکیاں بیاہی جاتی ہیں۔ کہیں جب لوگ ان کو علم اور تقوےٰ میں بڑھا ہوا دیکھتے ہیں۔ تو وہ اپنی لڑکیاں انہیں دے دیتے ہیں۔ اور اس طرح جب آپس میں رشتے ناطے ہونے لگتے ہیں تو۔ جیسے دودھ میں شکر مل جاتی ہے۔ اسی طرح قومیں آپس میں مل جاتی ہیں۔ اور

ادنیٰ اور اعلیٰ کا امتیاز

جاتا رہتا ہے۔ مگر اس کا پہلا قدم تعلیم ہی ہے۔ جب تک تعلیم نہ ہو نہ عقل بڑھتی ہے نہ ذہن میں تیزی پیدا ہوتی ہے۔ نہ فہم و فراست میں زیادتی ہوتی ہے۔ نہ اٹھنے بیٹھنے کے آداب معلوم ہوتے ہیں۔ نہ گفتگو کا طریق معلوم ہوتا ہے نہ بڑوں سے ملنے کا سلیقہ آتا ہے۔ نہ چھوٹوں سے سلوک کرنا آتا ہے مگر جب انسان تعلیم حاصل کرے۔ تو ان تمام باتوں میں وہ ہوشیار ہو جاتا ہے اور گو بظاہر یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں۔ مگر قلوب پر ان کا نہائت گہرا اثر پڑتا ہے جب انسان تعلیم حاصل کرے تو تعلیم سے اسے گفتگو اور نشست برخاست کے وہ تمام آداب معلوم ہو جاتے ہیں۔ جو شرفاء میں رائج ہیں۔

مرزا جانِ جاناں مظہر

ایک بزرگ گزرے ہیں۔ ایک دفعہ ان سے ملنے کے لئے بادشاہ آیا اس کے ساتھ اس کا وزیر بھی تھا۔ وزیر کو پیاس جو لگی تو اس نے صراحی سے جو پاس ہی پڑی ہوئی تھی پانی لیا۔ اور پی کر صراحی پر آبخورہ بجائے سیدھا رکھنے کے لاپرواہی سے ذرا ٹیڑھا رکھ دیا۔ وہ اتنی نازک طبیعت کے تھے کہ اسے برداشت نہ کر سکے۔ اور بادشاہ کی طرف دیکھ کر کہنے لگے۔ آپ نے کس بے وقوف نے وزیر بنایا ہے۔ اسے تو کوزہ بھی سیدھا رکھنا نہیں آتا۔ گویا بادشاہ پر بھی چوٹ کر گئے۔ اور وزیر کو بھی انہوں نے ملامت کر دی تو اٹھنے بیٹھنے اور

کام کاج کرنے کے طریق

طبائع پر بڑا اثر ڈالتے ہیں۔ ایک ہی کام ہوتا ہے۔ جسے ایک تو خوب سلیقہ اور ہوشیاری کے ساتھ سرانجام دیتا ہے۔ مگر دوسرا ایسے بھونڈے طریق سے کرتا ہے۔ کہ اس سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ تو آداب اور طریق۔ بات کو کہیں کا کہیں پہونچا دیتے ہیں۔ اور یہ اصول صرف اہم باتوں سے مخصوص نہیں۔ چھوٹے چھوٹے کاموں میں بھی جب کوئی شخص عقلمندی سے کام لیتا ہے۔ تو اس کا وہ کام نہائت خوبصورت دکھائی دیتا ہے لیکن جب دوسرا اُسے تہذیب و تمدن کے اصول کے مطابق سرانجام نہیں دیتا۔ تو وہ بدصورت نظر آتا ہے۔ مثال کے طور پر چائے کو دیکھ لو انگریز بھی چائے پیتے ہیں اور ہندوستانی بھی۔ مگر انگریزوں میں یہ رواج ہے۔ کہ وہ

چائے پیتے وقت ہونٹوں کی آواز نہیں نکالتے

لیکن ہندوستانی جہاں چائے پی رہے ہوں۔ قریباً سب چائے پیتے وقت یہ آواز نکال رہے ہوں گے۔ اس فرق کی وجہ نہائت ہی معمولی ہے۔ اور وہ یہ کہ ہندوستانی چائے پیتے وقت زیادہ گھونٹ لے لیتا ہے۔ مگر انگریز چھوٹے چھوٹے گھونٹ پیتا ہے۔ اور اس طرح آواز پیدا نہیں ہوتی۔ لیکن باوجود اس کے کہ یہ ایک معمولی بات ہے۔

انگریزوں کی مجلس میں

کوئی چائے پیتے وقت آواز نکالے۔ تو سب کنکھیوں سے اسے دیکھنے لگ جاتے ہیں۔ کہ یہ وحشی کہاں سے آگیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی اس قسم کے کئی آداب سکھائے ہیں۔ مثلاً آپ نے فرمایا کھانا اطمینان اور وقار سے کھاؤ۔ دائیں ہاتھ سے کھاؤ بائیں ہاتھ سے نہ کھاؤ۔ اسی طرح ادھر ادھر سے کھانا نہ کھاؤ۔ بلکہ ہمیشہ

اپنے آگے سے کھانا شروع کرو

اور کھانا اس طرح نہ کھاؤ۔ گویا تمہیں اس کی شدید حرص ہے۔ اب دائیں ہاتھ یا بائیں ہاتھ سے کھانا کھانے میں کیا فرق ہے۔ کوئی بہت زیادہ فرق نہیں۔ دائیں سے نہ کھایا بائیں سے کھا لیا۔ یا اس میں کیا حرج ہے اگر کسی نے سامنے سے لقمہ لینے کی بجائے ادھر ادھر سے کھانا کھانا شروع کر دیا۔ کیا ان آداب کو اگر ملحوظ نہ رکھا جائے تو ہیضہ ہو جاتا ہے۔ یا کھانا زہر والا بن جاتا ہے۔ کچھ بھی نہیں ہوتا۔ جس طرح ایک شخص کا پیٹ بھرتا ہے۔ اسی طرح دوسرے کا پیٹ بھر جاتا ہے۔ تم کوئی ایسی دلیل نہیں دے سکتے۔ جس سے تم یہ واضح کرسکو۔ کہ اس میں یہ فائدہ ہے اور اس میں وہ۔ صرف یہ ایک

تہذیب کی علامت

ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مقرر فرمائی۔ بے شک ان میں فوائد بھی ہیں مگر وہ اتنے باریک ہیں کہ ہر شخص ان کو سمجھ نہیں سکتا۔ لیکن ان پر عمل کرنے سے ایک تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا متبع بن جاتا ہے۔ اور دوسرا جو عمل نہیں کرتا وہ نافرمان بن جاتا ہے۔ اسی طرح یہ سوال کہ لقمہ دو انگلیوں سے لینا چاہیئے یا تین یا چار سے۔ اس میں بھی سنت کے حوالوں سے بڑا بھاری فرق نظر آتا ہے۔ بلکہ جاننے والے جانتے ہیں کہ ہر ملک میں

مونہہ میں لقمہ ڈالنے کا الگ الگ رواج

ہے۔ کوئی سامنے سے مونہہ میں ڈالتا ہے۔ اور کوئی پہلو سے۔ جو لوگ سامنے سے لقمہ ڈالتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وُہ جب ان لوگوں کو دیکھتے ہیں۔ جو پہلو سے لقمہ ڈال رہے ہوتے ہیں۔ تو کہتے ہیں۔ یہ کیسے بدتہذیب ہیں۔ انہیں مونہہ میں لقمہ ڈالنا بھی نہیں آتا۔ اور جو لوگ پہلو سے لقمہ ڈالنے کے عادی ہیں۔ وُہ جب ان لوگوں کو دیکھتے ہیں جو سامنے سے لقمہ ڈالتے ہیں۔ تو انہیں تہذیب و تمدن سے ناآشنا قرار دینے لگ جاتے ہیں۔

تو ان باتوں پر رسم و رواج کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ مگر جہاں شریعت کی پسندیدگی کا سوال بھی پیدا ہو جائے۔ وہاں اس کی اہمیت کا انکار کرنا سخت بے وقوفی ہوتی ہے۔ کیونکہ

شریعت کی تمام باتوں میں حکمت ہوتی ہے

چاہے وُہ حکمت کسی کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے تو یہ سب باتیں تعلیم سے آتی ہیں اور تعلیم کے نتیجہ میں ہی صحیح تمدن پیدا ہوتا ہے۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالےٰ غیب سے کسی کو علم دے دے۔ سو اگر کوئی شخص ایسا ہو۔ تو پھر اسے کسی دُنیوی استاد سے تعلیم حاصل کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ کہ آپ نے کسی انسان سے علم نہیں سیکھا۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ لوگ کہنا شروع کر دیں۔ کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھے ہُوئے نہیں تھے۔ تو ہم کیوں تعلیم حاصل کریں۔ اگر کوئی شخص ایسا کہتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اگر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح تم بھی یہ دعوےٰ کرو۔ کہ تمہارے ساتھ خدا تعالےٰ کا یہ وعدہ ہے۔ کہ وُہ تمہیں خود پڑھائے گا۔ تو ہم تمہیں کبھی لوگوں سے پڑھنے کے لئے نہ کہیں گے۔ اور سمجھ لیں گے۔ کہ جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے تمام علوم سکھا دیئے تھے۔ اسی طرح وُہ تمہیں تمام علوم سکھا دے گا۔ اس صورت میں اگر تم خدام الاحمدیہ کو یہ جواب دو۔ کہ ہم تمہارے مقرر کردہ استادوں سے نہیں پڑھتے۔ ہمارے ساتھ خدا کا یہ وعدہ ہے۔ کہ وُہ آپ ہمیں پڑھائے گا۔ تو ہم تمہارے اس عذر کو تسلیم کر لیں گے۔ اور کہیں گے کہ واقعہ میں تمہیں کسی انسان سے پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ تم کو جو اُستاد ملا ہے۔ اس سے بڑا اور کوئی اُستاد ہے ہی نہیں۔ لیکن جب خدا تعالےٰ کا تمہارے ساتھ کوئی وعدہ نہیں۔ اور تم نقل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی کرنا چاہتے ہو۔ جن کو خدا نے تمام علوم سکھائے۔ تو تمہاری مثال بالکل وہی بن جاتی ہے۔ کہ

کوا ہنس کی چال چلا اور اپنی بھی بھول گیا

تم بھی اپنی چال چھوڑ دیتے ہو۔ اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس بات میں نقل کرتے ہو۔ جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے تمام بنی نوع انسان پر امتیاز بخشا ہے پس تم دونوں طرف سے ناکام رہتے ہو۔ نہ تم اپنی کوشش سے کسی علم کو حاصل کرتے ہو۔ اور نہ خدا تمہیں علم دیتا ہے۔ کیونکہ اس کا تمہارے ساتھ کوئی وعدہ نہیں ہوتا۔

پس یاد رکھو۔ ایسے معاملات میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نقل کرنا نادانی اور حماقت ہے اس میں کوئی شُبہ نہیں۔ کہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان پڑھ تھے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے

ان پڑھ ہونے کے یہ معنے نہیں کہ

آپ کو کوئی علم نہیں آتا تھا

بلکہ صرف یہ معنے ہیں۔ کہ آپ نے کسی انسان سے علم نہیں پڑھا۔ ورنہ وُہ کونسا علم ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل نہیں تھا۔ اور کونسی وُہ نئی بات ہے۔ جس کی مذہب و اخلاق کے لئے ضرورت ہو۔ اور جسے آج تحقیق جدید نے پیش کیا ہو۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم میں وُہ پہلے سے موجود نہ ہو۔

ہم بیسویں صدی میں پیدا ہوئے ہیں۔ اس زمانہ میں ہوئے ہیں۔ جو

علم کا گہوارہ

سمجھا جاتا ہے۔ وُہ کتابیں ہمارے مطالعہ میں آتی ہیں جو علوم کے لحاظ سے چوٹی کی کتب سمجھی جاتی ہیں اور وہ لوگ ہمارے دائیں بائیں ہیں۔ جن کا مشغلہ ہر وقت علم پڑھنا اور دوسروں کو پڑھانا ہی ہے۔ مگر میں نے تو آج تک نہ کوئی ایسی کتاب دیکھی۔ اور نہ مجھے کوئی ایسا آدمی ملا۔ جس نے مجھے کوئی ایسی بات بتائی ہو۔ جو قرآن کریم کی تعلیم سے بڑھ کر ہو۔ یا قرآن کریم کی کسی غلطی کو ظاہر کر دہی ہو۔ یا کم از کم قرآن کریم کی تعلیم کے برابر ہی ہو۔ تو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا تعالےٰ نے وُہ علم بخشا ہے۔ جس کے سامنے تمام علوم ہیچ ہیں۔

چودھویں صدی علمی ترقی کے لحاظ سے ایک ممتاز صدی ہے اس میں بڑے بڑے علوم نکلے۔ بڑی بڑی ایجادیں ہُوئیں۔ اور بڑے بڑے سائنس کے عقدے حل ہُوئے۔ مگر یہ تمام علوم محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کی گرد کو بھی نہیں پہونچ سکے۔ تو ان امُور میں محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نقل کرنا محض نادانی اور حماقت ہے یہ خدا تعالےٰ کا آپ سے ایک

امتیازی سلوک

تھا۔ اور اس امتیازی سلوک میں کوئی دُوسرا آپ کا شریک نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح اگر کسی دوسرے سے خدا تعالےٰ کسی اور امتیازی سلوک کا وعدہ کر دے۔ تو اس سلوک میں بھی کوئی اور اس کا شریک نہیں ہو سکتا۔

کہتے ہیں۔ ایک بزرگ تھے۔ جو توکل کرکے گھر میں بیٹھے رہتے تھے روزی کمانے کے لئے کوئی کام نہیں کیا کرتے تھے۔ جو کچھ خدا انہیں بھیج دیتا۔ وُہ کھا لیتے۔ جب لوگ انہیں کہتے۔ کہ آپ سارا دن بے کار رہتے ہیں۔ یہ ٹھیک بات نہیں۔ آپ کو چاہیئے۔ کہ آپ اپنی روزی کے لئے جدوجہد کریں۔ تو وُہ کہا کرتے۔ کہ

میں اللہ تعالےٰ کا مہمان ہوں

اور مہمان کا یہ کام نہیں ہوتا۔ کہ وُہ خود روٹی پکائے۔ اللہ تعالےٰ مجھے روٹی بھیج دیتا ہے۔ اور میں کھا لیتا ہوں۔ بعض لوگ جو ان کی حقیقت کو نہیں سمجھتے تھے۔ وُہ خیال کرتے کہ شاید سستی کی وجہ سے وُہ کام نہیں کرتے۔ آخر لوگوں نے اُن کے ایک دوست کو جو خود بھی ولی اللہ تھے۔ تحریک کی۔ کہ آپ انہیں سمجھائیں کہ یہ اپنی زندگی برباد نہ کریں اور کچھ کما کر کھایا کریں۔ سارا دن توکل کرکے بیٹھے رہنا اور جدوجہد نہ کرنا یہ اچھی بات نہیں چنانچہ انہوں نے اس بزرگ کو کہلا بھیجا کہ آپ اپنی زندگی کیوں رائگاں کھو رہے ہیں بہتر ہے کہ آپ کوئی شغل اختیار کریں اور روزانہ تھوڑا بہت کام کیا کریں۔

خواجہ برادرز جنرل مرچنٹس انارکلی لاہور نزد دھنی رام چوک

ہر قسم کا آرائشی سامان اور سولا ہیٹ کی خرید کے لئے ایک نہایت قابلِ اعتماد دکان ہے۔ (منیجر)

اور جو کمائیں اس سے اپنا گزارہ کیا کریں۔ انہوں نے جواب میں پیغام بھیجا کہ میں اللہ تعالےٰ کا مہمان ہوں۔ اور میرے لئے یہ بالکل ناجائز امر ہے کہ میں کوئی کام کروں۔ جب معمولی رئیس کے گھر میں بھی اگر کوئی مہمان ٹھہرے تو وہ یہ برداشت نہیں کرسکتا۔ کہ اس کا مہمان اپنا کھانا اپنے لئے خود تیار کرے۔ تو میں بھی اگر کھانا پکانے لگوں تو میری اس حرکت کو خدا کب پسند کرے گا۔ وہ یقیناً ناراض ہوگا اور خدا تعالےٰ کی ناراضگی برداشت کرنے کی مجھ میں ہمت نہیں۔ وہ بھی ذہین آدمی تھے۔ انہوں نے جب یہ بات سنی تو کہلا بھیجا۔ کہ آپ بیشک مہمان ہوں گے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ

مہمانی تین دن ہوتی ہے

اس کے بعد کوئی مہمانی نہیں۔ اور اگر کوئی مہمان بنا رہتا ہے تو وہ دراصل سوال کرتا ہے۔ پس آپ اگر مہمان بھی تھے تو آپ کی مہمانی کب کی ختم ہوچکی ہے۔ اور اب تو آپ سائل ہیں۔ ان کو چونکہ خدا تعالےٰ کی طرف سے یہ وعدہ مل چکا تھا کہ میں خود تیرا متکفل ہوں۔ تجھے اپنے لئے کوئی فکر کرنے کی ضرورت نہیں اس لئے جب ان کے پاس یہ پیغام پہونچا۔ تو انہوں نے پیغام پہونچانے والے سے کہا کہ میرے بھائی سے کہہ دینا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان سر آنکھوں پر

مگر میں جس کے گھر کا مہمان ہوں اس کا ایک دن ہزار سال کے برابر ہوتا ہے۔ پس پہلے مجھے تین ہزار سال تک مہمان بنے رہنے دو۔ اس کے بعد اگر میری مہمانی کے ایام بڑھ گئے تو بے شک اعتراض کرنا۔

اب جس شخص کے ساتھ اللہ تعالےٰ کا یہ وعدہ تھا اس نے تو یہ دعویٰ کردیا۔ مگر یہ نہیں ہوسکتا کہ یہ واقعہ سنکر تم بھی کام کرنا چھوڑ دو۔ اور کہہ دو کہ جب اس بزرگ کو اللہ تعالےٰ بغیر کام کاج کئے روزی پہونچا دیتا تھا تو ہمیں کیوں نہیں پہونچائے گا۔ اسی طرح بے شک محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نہیں پڑھا۔ اور آخر عمر تک نہیں پڑھا (بعض مورخ لکھتے ہیں کہ آخری عمر میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کچھ لکھنا پڑھنا سیکھ لیا تھا۔ مگر میری تحقیق یہی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آخر عمر تک لکھنا پڑھنا نہیں سیکھا) مگر اس لئے کہ خدا نے خود آپ کو تمام علوم سکھا دیئے تھے۔ اور آپ کو اس امر کی ضرورت نہیں تھی۔ کہ اور لوگوں کی شاگردی اختیار کریں۔ لیکن اور کسی شخص کے ساتھ خدا تعالےٰ کا یہ وعدہ نہیں۔ پس دوسروں کا اس امر میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نقل کرنا بالکل بے معنی بات ہے بے شک ہمیں یہ حکم ہے کہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کامل فرمانبرداری کریں۔ مگر انہی امور میں جو شرعی اور تمدنی ہیں۔ لیکن وہ جو

شرعی اور تمدنی امور

نہیں۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات کے ساتھ وہ امور مخصوص ہیں۔ ان میں اگر کوئی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نقل کرتا ہے تو وہ حد درجہ کی گستاخی اور بے ادبی کرتا ہے۔ مثلاً رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا طریق تھا کہ آپ نمازیں پڑھتے تھے روزے رکھتے تھے زکوٰۃ دیتے تھے اور حج کرتے تھے۔ ہمارے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ ہم نمازیں بھی پڑھیں۔ ہم روزے بھی رکھیں۔ ہم زکوٰۃ بھی دیں۔ اور اگر ہم میں استطاعت ہو تو ہم حج بھی کریں۔ مگر

ہمارے لئے یہ جائز نہیں کہ ہم نو بیویاں کریں

کیونکہ یہ امر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے مخصوص تھا۔ اور جو شخص اس مخصوص امتیاز میں بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نقل کرتا ہے وہ

اول درجہ کا گستاخ

ہے۔ اور اپنے عمل سے اس بات کا تقاضا کرتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی گرفت اس پر نازل ہو۔ تو اللہ تعالےٰ نے الگ الگ قسم کے احکام دیئے ہوئے ہیں جو نقل والے ہیں وہ اور ہیں۔ اور جو نقل والے نہیں وہ اور ہیں۔ اور لوگوں سے علم نہ سیکھنا بھی انہی امور میں سے ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے مختص تھا۔ اور جس میں کوئی دوسرا آپ کی نقل نہیں کرسکتا۔ پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ

جو لوگ پڑھے ہوئے نہیں وہ علم حاصل کرنے کی طرف توجہ کریں

اور جن کو خدا تعالےٰ نے علم دیا ہوا ہے وہ دوسروں کو پڑھائیں۔ اس وقت علم حاصل کرنے کا خدا تعالےٰ نے ہماری جماعت کو ایک نہایت ہی اعلےٰ موقعہ عطا کیا ہوا ہے۔ اگر کسی شخص نے اپنی غفلت سے اس موقعہ کو کھو دیا۔ تو اس کی بدقسمتی میں کوئی شبہ نہیں ہوگا۔ دوسری قوموں میں یہ بات بھلا کہاں پائی جاتی ہے۔ کہ ان میں سے علم والے اپنے اوقات کی قربانی کرکے دوسروں کو پڑھائیں۔ علم سیکھنا اور علم سکھانا بڑی برکت کا موجب ہوتا ہے۔ اگر ہماری جماعت اس موقعہ کو کھو دے۔ تو یہ ایسا ہی ہوگا جیسے بادشاہ کسی کو خلعت دے۔ اور وہ اسے پھاڑ کر پھینک دے۔ جو شخص خلعت کی قدر نہیں کرتا۔ اسے آئندہ کے لئے خلعت دینے سے گریز کیا جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ جب ثواب کے مواقع پیدا کرتا ہے۔ تو جو لوگ ان مواقع کی قدر نہیں کرتے وہ ثواب سے محروم رکھے جاتے ہیں۔ یہ دن بڑی

برکتوں اور رحمتوں کے دن

ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل ہماری جماعت کو حاصل ہیں اور دوسری قوموں کو یہ قربانیوں اور ثواب کے موقعے حاصل نہیں۔ صرف ہماری جماعت ہی ہے جسے مالی جانی وقتی وطنی اور علمی قربانیوں کے پے در پے مواقع ملتے چلے جاتے ہیں۔ اور دراصل یہی وہ خزانے ہیں جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ

مسیح موعود خزانے لٹائے گا مگر لوگ قبول نہیں کرینگے

اس پیشگوئی میں لوگوں سے مراد مسیح موعود کی جماعت نہیں بلکہ عام لوگ ہیں۔ اور مطلب یہ ہے کہ وہ خزانے ایسے نہیں جن سے روٹی ملے۔ بلکہ ایسے ہوں گے جو لوگوں کو روحانی برکات سے مالامال کردیں گے۔ اور جو مالی اور جانی قربانی کا لوگوں سے مطالبہ کریں گے۔ مگر لوگ انہیں قبول نہیں کریں گے۔ یہاں لوگوں سے مراد آپ کے مرید نہیں بلکہ غیر لوگ ہیں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ وہ ان کو رد کردینگے مگر وہ لوگ جو آپ کا حصہ اور آپ کی

جماعت میں شامل ہونگی وجہ سے

آپ کا جزو ہوں گے وہ قبول کریں گے۔ اور ہر قسم کی قربانیوں میں حصہ لے کر روحانی خزانوں سے مالامال ہوجائیں گے ۔

کارخانہ اسلامی بھائیوں کی دوکان رجسٹرڈ کشمیری بازار لاہور کے روغنیات وعطریات کی ایجنسی لیکر آپ اپنی آمدنی میں معقول اضافہ کرسکتے ہیں (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عرض یہ اللہ تعالےٰ کے فضل اور اس کی رحمت کے نزول کے ایام میں ان دنوں کی قدر کرو اور انہیں رائیگاں کھو کر

اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ خلعت کی بے حرمتی مت کرو

اگر آج ان ثواب کے موقعوں سے تم فائدہ نہیں اٹھاؤ گے۔ تو یاد رکھو یہ زمانہ گزر جائیگا اور پھر نہ ثواب کے یہ مواقع پیدا ہوں گے۔ اور نہ لوگوں کو قربانیوں کی ضرورت محسوس ہو گی ہر قسم کے سامان حکومت کی طرف سے میسر ہوں گے۔ مدرسے جاری ہوں گے یونیورسٹیاں قائم ہوں گی۔ اور ہر ان پڑھ شخص کو تعلیم دلانے کا حکومت خود انتظام کر رہی ہو گی۔ اس وقت اگر تم کسی کو کہو گے کہ آؤ میں تمہیں پرائمری تک تعلیم دلا دوں۔ تو وہ کہے گا تم بیوقوف ہوئے ہو۔ جب سرکاری طور پر ایم۔اے کی تعلیم حاصل کرنے کا انتظام ہے۔ تو مجھے تمہارا ممنون احسان ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ مگر اب کیسا

مبارک زمانہ

ہے۔ کہ اگر کوئی شخص صرف دستخط کرنا جانتا ہے۔ تو وہ دوسرے کو دستخط کرنا سکھا کر ہی ثواب حاصل کر سکتا ہے۔ اور جسے اردو کے دو حرف آتے ہیں وہ دوسرے کو دو حرف پڑھا کر ہی معلم بن سکتا ہے۔ اور معلم کوئی معمولی عہدہ نہیں۔ بلکہ بہت بڑا عہدہ ہے لیکن آج یہ عہدہ صرف دو حرف پڑھا کر مل سکتا ہے۔ اور ہر شخص کی زبان سے وہ معلم اور استاد کہلا سکتا ہے۔ پس اس نہایت ہی قیمتی اور ثواب کے موقع کو ہاتھ سے جانے دینا سخت نادانی کی بات ہے۔

قابل توجہ ریلوے حکام

قادیان ریلوے اسٹیشن پر صبح دس بجے سے چار بجے شام تک جن ٹرینوں کے لئے ٹکٹ فروخت کئے جاتے ہیں۔ ان کے متعلق عام طور پر یہ شکایت ہے۔ کہ مسافروں کو باوجود بٹالہ سٹی کے ٹکٹ طلب کرنے کے بٹالہ جنکشن کے ٹکٹ دئیے جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے مسافر اس سہولت سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ جس کا جائز طور پر ان کو حق حاصل ہے۔ امید ہے کہ حکام ریلوے جلد اس شکایت کا تدارک کریں گے۔

آٹھ گز آٹھ گز آٹھ گز

آٹھ آٹھ گز کے فینسی ریشمی کپڑے کے ٹکڑے جو ابھی تازہ مال آیا ہے۔ دیکھنے میں خوبصورت۔ چلنے میں مضبوط برائے قمیض۔ جمپر۔ شلوار عرض ۲ گرہ قیمت فی ٹکڑہ دو روپے محصولڈاک آٹھ آنہ ایک ٹکڑہ بذریعہ وی۔پی وہ شخص منگوا سکتا ہے جو کہ مال دیکھ کر چالیس۔ پچاس ٹکڑے منگالیں۔ یہی کپڑا اگر سالم تھانوں میں سے لیا جائے تو خیال ہے کہ شائد دس بارہ آنہ گز سے کم نہ ملے۔ اتفاق سے مال عمدہ اور سستا آ گیا ہے۔ پارچہ فروشش۔ کٹ پیس مرچنٹ فوراً توجہ دیں

مینجر جاپانی سلک سپلائنگ کمپنی پوسٹ بکس 51 دہلی

پولیس چوکی قادیان کی بے ضابطگیوں کی تحقیقات

قادیان ۲۸ جون پولیس چوکی قادیان کی بعض پے در پے بے ضابطگیوں کا علم پاکر مسٹر جی۔ ڈی حالی ڈے صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور نے پوری توجہ مبذول کی اور سردار رنگا سنگھ صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر پولیس گورداسپور کو دو دفعہ تحقیق کے لئے قادیان بھیجا۔ دوسری دفعہ کی تحقیقات میں جناب ناظر صاحب امور عامہ کو بذات خود ان شکایات کی تحقیق میں چار روز متواتر شامل ہونا پڑا۔ انسپکٹر صاحب موصوف تحقیق مکمل کرنے کے بعد آج ساڑھے بارہ بجے واپس چلے گئے ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فخر دین ملتانی کی بیوہ اور لڑکی کو معاف فرما دیا

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بابو فخر دین صاحب ملتانی کی بیوہ اور لڑکی کو ازراہ کرم معاف فرما کر جماعت میں شامل فرما لیا ہے۔

ناظر امور عامہ قادیان

مسلم و غیر مسلم اصحاب کے نام خطبہ نمبر جاری کرانیکی تجویز

خوشی کی بات ہے کہ ہندوستان کے سرکردہ اصحاب اور مسلم و غیر مسلم سیاسی لیڈروں کے نام الفضل کا خطبہ نمبر" جاری کرنے کی تجویز کو احباب کرام نے بہت پسند فرمایا ہے

(۱) جناب محمد ابراہیم صاحب سب پوسٹ ماسٹر چھانگا گلی مری تحریر فرماتے ہیں۔" تجویز نہایت ہی مبارک ہے۔ اللہ تعالےٰ اس میں برکت دے اور حق پسند طبائع کو اپنے فضل و کرم سے قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ خاکسار کی جانب سے فی الحال چھ اصحاب کے نام خطبہ نمبر جاری فرمائیں۔ رقم انشاء اللہ تعالےٰ پہلی تاریخ کو بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت ہو گی۔ یہ عریضہ اس لئے پہلے ہی تحریر کر رہا ہوں۔ تا ایسا نہ ہو پہلی تاریخ تک مطلوبہ تعداد پوری ہو جائے۔ اور میں ثواب سے محروم رہ جاؤں" جزاکم اللہ احسن الجزاء

(۲) مولوی محبوب عالم صاحب خالد ایم۔اے لیکچرار جامعہ احمدیہ نے ایک غیر احمدی معزز دوست کے نام خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔

دوسرے دوستوں سے درخواست ہے۔ کہ وہ بھی بہت جلد توجہ فرمائیں

خاکسار مینجر الفضل

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھئے!

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب، یو۔پی اور صوبہ سرحد میں دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اور بہترین درسگاہ

سکول آف الیکٹریشنز لدھیانہ ہے

جو گورنمنٹ ایگنائزڈ بھی ہے اور ایڈڈ بھی۔ ہر مذہب و ملت کے تقریباً یکصد طلباء اس منظور شدہ درسگاہ میں تعلیم پا رہے ہیں۔ فیس ماہوار لی جاتی ہے۔ پراسپکٹس مفت ملتے ہیں۔

(مینجر)

ضرورت رشتہ

ایک کنواری لڑکی عمر پندرہ سولہ سال۔ صاحب حسن و سیرت۔ امور خانہ داری سے واقف۔ تعلیم یافتہ کے لئے مخلص احمدی برسر روزگار رشتہ کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت بنام

مولوی معین الدین صاحب محاسب انجمن احمدیہ بکٹ گنج مردان ہو

زمیندار جماعتوں کے لئے اعلان

زمیندارہ انجمنوں کی طرف سے چندہ کی وصولی بہت ہی کم ہو رہی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو زمیندارہ انجمنوں کے عہدہ داران نے ابھی تک چندہ کی وصولی ہی نہیں کی یا اگر کی ہے۔ تو غالباً غلہ کی صورت میں کی ہے۔ اور اب اس غلہ کی فروختگی کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ بہر حال جو بھی صورت ہے اس کی طرف احباب اور عہدہ داران جماعت کو فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ اگر ابھی تک چندہ وصول نہیں کیا تو جلد تر سب دوستوں سے چندہ وصول کر کے رقم مرکز میں بھجوائی جائے۔ اگر چندہ کا غلہ قابل فروخت ہو۔ تو اسے فوراً نرخ مروجہ پر فروخت کر دیا جائے اور رقم مرکز میں بھجوائی جائے۔ نرخ کی گرانی کا ہرگز انتظار نہ کیا جائے۔

ناظر بیت المال

کراؤن بس سروس

وقت کی پابندی اور آرام زیادہ اس کا پہلا اصول ہے

پہلی سروس صبح ڈلہوزی کے لئے ۴½ بجے جو کہ کسی جگہ نہیں ٹھیرتی ہے باقی سولہ سروسیں ہر گھنٹہ کے بعد پٹھانکوٹ ڈلہوزی۔ کانگڑہ۔ دھرم سالہ وغیرہ کو چلتی ہیں۔ گدیاں سپرنگدار۔ لاریاں بالکل نئی مسافر کے لئے آرام دہ اور وقت کی پابندی کا خاص خیال ہے۔ شمالی ہندوستان میں واحد بس سروس جو کہ وقت کی پابند ہے۔ قادیان کے سفر کرنے والے احباب ہمارے نمائندہ عبدالقدوس صاحب ایجنٹ اخبارات سے مزید معلومات حاصل کریں۔

مینجر کراؤن بس سروس بشمولیت ریاض آرمی ٹرانسپورٹ کمپنی پٹھانکوٹ

ذیابیطس

اس کے علاج کے لئے تین دوائیں ایک امریکن ڈاکٹر کے مجربات میں سے میرے پاس موجود ہیں۔ ان دواؤں کو اس ڈاکٹر نے تمام عمر استعمال کیا۔ اور بہت کامیاب ثابت ہوئیں۔ ضرورت مند منگا کر استعمال کریں۔ دیگر امراض کے علاج کے لئے بھی لکھیئے

ڈاکٹر ایم۔ ایچ۔ احمدی معرفت الفضل۔ قادیان

ایک احمدی بھائی کی کہانی انکی اپنی زبانی

مجھے بہت عرصہ سے بواسیر کے مرض نے تنگ کر رکھا تھا۔ ڈاکٹر حکیم اور وید علاج کر کے جواب دے چکے تھے۔ میں تقریباً مایوس ہو چکا تھا۔ کہ اخبار الفضل میں پڑھا حکیم محمد صدیق صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ چوہدری غلام رسول صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر زمینداره ارینکس سکھنے منڈی ملک بشیر احمد صاحب احمدی قادیان جالی فارمیسی شاہدرہ کی تیار کردہ گولیاں بواسیر کھانے کے لئے اور مرہم مسوں پر لگانے کے لئے استعمال کر کے خود فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ اور دیگر دوستوں نے بھی اس سے فائدہ اٹھایا ہے آزمائش کے طور پر میں نے بھی ہر دو ادویات منگوائیں امید سے بڑھ کر فائدہ اٹھایا۔ اور خون تو دوسرے دن ہی بند ہو گیا۔ میں بواسیر کے مریضوں سے سفارش کروں گا۔ کہ وہ مایوس ہونے سے پہلے

جالی فارمیسی شاہدرہ نزد لاہور

کی ہر دو ادویات قیمتی صرف تین روپے منگوا کر استعمال کریں محصولڈاک بذمہ خریدار۔

ضرورت رشتہ

ضلع سیالکوٹ کے ایک قریشی خاندان کی پیدائشی احمدی کنواری لڑکی بعمر ۱۵/۱۶ سال کے لئے ایک برسر روزگار لڑکے کی ضرورت ہے۔ لڑکی ہمہ صفت موصوف ہے۔ امور خانہ داری سے بخوبی واقف ہے۔ پتہ خط و کتابت فضل معرفت عبدالرحمٰن ظفر اسلامیہ سکول جہلم شہر

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور چار پاؤ سیر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمائیے اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کرے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہو گی۔ یہ دوا رخسار کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشان بنا دیگی یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد ہو کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی باہ بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آ سکتی تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ (عہ) نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوا لیجئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر نمبر ۵ لکھنؤ

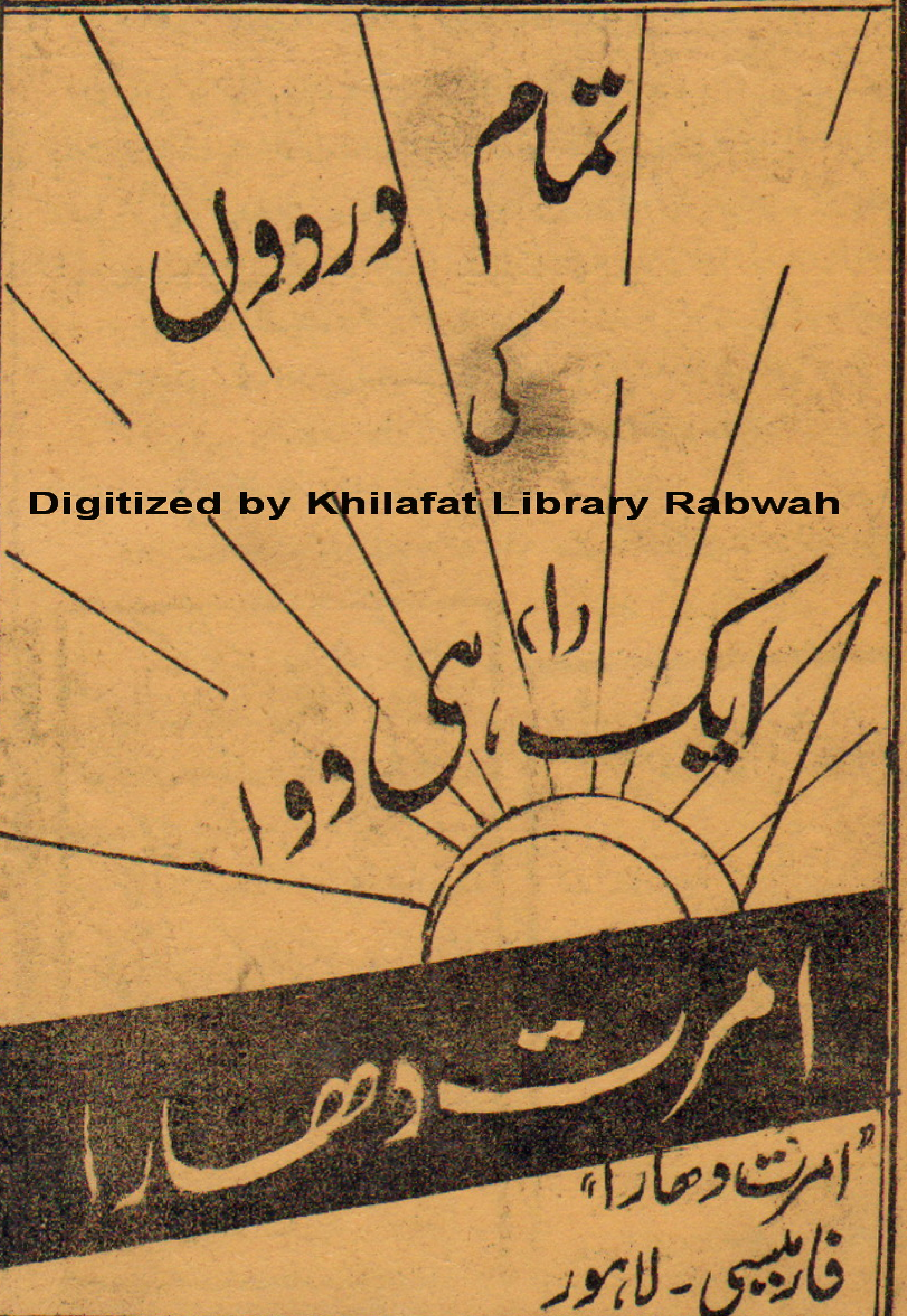

Digitized by Khilafat Library Rabwah

643

بعض قطعات سکنی قابل فروخت

(۱) اسوقت ریلوے سٹیشن قادیان کے پاس سٹیشن کے شمالی حصہ کے ساتھ متصل بجانب غرب دو کانوں کے لئے صرف تین قطعات قابل فروخت باقی ہیں جن میں سے ہر ایک قطعہ کا ماتھا پچاس ۵۰ فٹ کی فراخ سڑک پر ۲۷½ فٹ اور طول ۶۰ فٹ ہے۔ اور عقب میں پانچ فٹ کی گلی ہے ہر ایک قطعہ میں برلب سڑک تین اچھی بڑی دکانوں کی اور عقب میں ایک رہائشی مکان کی گنجائش ہے قیمت فی قطعہ ساڑھے سات سو روپیہ ۷۵۰ معہ مقرر ہے۔

(۲) محلہ دارالیسر میں اسوقت چار طرح کے قطعات قابل فروخت ہیں۔ اول پچاس ۵۰ فٹ کی سڑک پر بہ نرخ ۱۷ فی مرلہ۔ دوم تیس ۳۰ فٹ والی سڑک پر بہ نرخ ۱۵۔ سوم اندرون محلہ بیس ۲۰ بیس فٹ کی سڑکوں پر بہ نرخ ۱۲ فی مرلہ چہارم نشیبی قطعات یا جن کا کوئی حصہ نشیبی ہے۔ انکے نرخ نشیب کی وجہ سے بہت ہلکے رکھے گئے ہیں۔ اور ہر ایک قطعہ کا نرخ اس کی حیثیت کے مطابق الگ الگ مقرر ہے۔

(۳) محلہ دارالرحمت کے مختلف بلاکوں میں اسوقت بعض دس ۱۰ دس مرلہ سے کم رقبہ کے اچھے اچھے موقع کے قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ ہر ایک قطعہ کی قیمت اس کے موقع کے مطابق الگ الگ مقرر ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۴) بعض قطعات محلہ دارالشکر غربی میں اور محلہ دارالبرکات میں بھی موجود ہیں۔ دارالشکر میں نرخ ۱۲ فی مرلہ ہے۔ اور دارالبرکات میں ہر قطعہ کے موقع کے مطابق نرخ مقرر ہے۔ یہ سب قطعات (مذکورہ فقرہ نمبر ۱ تا ۴) حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب کے ہیں ان کی خرید کیلئے خط و کتابت یا گفتگو خاکسار کیساتھ کی جائے۔ اور زرِ ثمن حضرت ممدوح کی خدمت میں ادا کیا جائے۔

(۵) اسوقت خلافت جوبلی فنڈ کے بعض قطعات بھی قابل فروخت ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کیطرف سے بطور چندہ آئے ہیں۔ جن میں سے بعض محلہ دارالشکر میں ہیں بعض دارالیسر میں برلب سڑک کلاں یا اندرون محلہ بعض احمدیہ فارم کے شمال میں۔ اور بعض کھیتوں کی صورت میں محلہ دارالانوار کے پاس یا محلہ دارالسعت کے سامنے برلب سڑک۔

(۶) ان قطعات کے علاوہ اسوقت چند پرائیویٹ قطعات بھی قادیان کی پرانی آبادی میں اور نئی آبادی کے مختلف محلوں میں۔ اور کھیتوں کی صورت میں قابل فروخت موجود ہیں خواہشمند احباب خود تشریف لاکر یا اپنے کسی معتبر کے ذریعہ سے موقع وغیرہ کے متعلق اطمینان کر کے سودا کر سکتے ہیں قطعات کا محل وقوع وغیرہ معلوم کرنے کیلئے نقشہ آبادی قادیان منگوایا جائے جس کی قیمت کاغذ کے مطابق ۸، ۶، اور ۴ مقرر ہے۔ نیز جو احباب اپنا کوئی قطعہ وغیرہ فروخت کرنا چاہتے ہوں وہ خاکسار سے مل کر یا بذریعہ خط و کتابت تصفیہ کر کے فروخت کر سکتے ہیں۔

خاکسار۔ (پروفیسر) محمد اسمٰعیل احمدی۔ مہتمم فروخت اراضی۔ قادیان